سوال

(532)شادی سے قبل مرد کا کہنا اگر عورت نے شادی کے بعد ایسا کہا تو اس کو طلاق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ میں ایک شادی شدہ نوجوان ہوں لیکن میری شادی سے چوبیس گھنٹے سے کچھ کم پہلے میرے اور دلہن کے گھر والوں کے درمیان بعض چغل خوروں اور حاسدوں کی وجہ سے سخت اختلاف ہوگیا جس نے مجھے شدید غصہ دلایا، اور شادی سے قبل بیوی کے متعلق مجھ سے ایک غلطی کروادی وہ اس طرح کہ میں نے منگیتر کا قصد وارادہ کرکے ایک جملہ بولا جبکہ ابھی تک شادی نہیں ہوئی تھی : اگر اس نے شادی کے بعد یہ کام کیا تو اس کو طلاق ہوگی۔ شادی ہوجانے کے بعد ہمارے درمیان بہت سی مفاہمت پیدا ہوگئی اور موافقت اس حد تک بڑھ گئی کہ میں نے خود ہی اس کو وہ کام کرنے کی اجازت دے دی۔ کیا اس سے طلاق پڑ جائے گی یا نہیں؟ اور مجھ پر اس سلسلے میں کیا واجب ہوگا؟ معلوم رہے کہ میری بیوی اس موضوع کے متعلق اور جو کچھ میں نے اسکے متعلق شادی سے پہلے کہا، کچھ نہیں جانتی تھی بلکہ میں اس کو خبر دینے سے ہمیشہ ڈرتا ہی رہتا ہوں، کبھی ایسا نہ ہو کہ ہماری ازدواجی زندگی میں تلخیاں پیدا ہوجائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ تم نے جو ذکر کیا کہ تم نے جو طلاق کو معلق کیا (یعنی) اس عورت کی طلاق کو بعض کاموں میں سے کسی کام کے کرنے کے ساتھ معلق کیا تو اس کا کوئی اثر نہیں ہے کیونکہ ایسا عقد نکاح سے پہلے ہوا جبکہ طلاق عقد کے بعد ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَإِن طَلَّقتُموهُنَّ مِن قَبلِ أَن تَمَسّوهُنَّ وَقَد فَرَضتُم لَهُنَّ فَريضَةً فَنِصفُ ما فَرَضتُم إِلّا أَن يَعفونَ أَو يَعفُوَا الَّذى بِيَدِهِ عُقدَةُ النِّكاحِ وَأَن تَعفوا أَقرَبُ لِلتَّقوىٰ وَلا تَنسَوُا الفَضلَ بَينَكُم إِنَّ اللَّهَ بِما تَعمَلونَ بَصيرٌ ... ٢٣٧ سورة البقرة

"اور اگر تم عورتوں کو اس سے پہلے طلاق دے دو کہ تم نے انہیں ہاتھ لگایا ہو اور تم نے ان کا مہر بھی مقرر کردیا ہو تو مقررہ مہر کا آدھا مہر دے دو، یہ اور بات ہے کہ وہ خود معاف کردیں یا وہ شخص معاف کردے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے تمہارا معاف کردینا تقویٰ سے بہت نزدیک ہے اور آپس کی فضیلت اور بزرگی کو فراموش نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے"

پس اللہ نے نکاح کے بعد طلاق رکھی ہے، اور اس لیے بھی کہ طلاق گرہ کے کھولنے کا نام ہے، اور گرہ کا کھلنا گرہ کے لگنے کے بعد ہی متصور ہوتا ہے۔ اس بنا پر تیری بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی اگرچہ اس نے وہ کام کیا جس کام کے ساتھ آپ نے طلاق کو معلق کیا تھا۔ لیکن تم پر اس طرح کے عمل کی وجہ سے قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

اور یہ اس لیے کہ قسم بیوی کے علاوہ پر بھی منعقد ہوجاتی ہے۔ جب اس نے وہ کام کیا جس کے کرنے پر تم نے طلاق دینے کی قسم کھائی تھی تو اس سے تجھ پر کفارہ قسم لازم ہوگا، اور قسم کا کفارہ یہ ہے: دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا یا ایک گردن کا آزاد کرانا اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین دن کے مسلسل روزے رکھنا۔

کھانا کھلانے کا طریقہ یہ ہے کہ یا تو آپ صبح یا شام کا کھانا تیار کر کے ان دس مسکینوں کو بلا کر کھانا کھلادیں یا ان کو چاول وغیرہ کھلادیں، ان کی مقدار چھ کلو ہو اور اس کے ساتھ گوشت بھی ہو جس کا سالن بن سکتا ہو۔ رہا لباس تو ان میں سے ہر ایک کو عادت کے مطابق ثوب، پاجامہ اور غترہ یا اس جیسی کوئی اور چیز دے۔ کیونکہ اللہ نے مطلق "کسوۃ" کا ذکر کیا ہے لہذا اس معاملے میں عرف عام کی طرف رجوع کیا جائے گا، رہا گردن آزاد کرنا تو ایک مملوک غلام کو، خواہ مذکر ہو یا مونث، آزاد کرنا ہے۔ اگر تمہارے پاس اس کی طاقت نہ ہو۔ یعنی اتنا مال نہ ہو کہ جس سے کھانا کھلا کو یا کپڑے پہنا سکو یا گردن آزاد کرا سکو تو اس صورت میں تم پر لازم ہے کہ تین دن کے مسلسل روزے رکھو۔

اور آخر پر اے میرے بھائی! میں تم کو اور دوسروں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ طلاق دینے اور اس کو زبان پر لانے میں تساہل کا مظاہرہ نہ کیا کرو کیونکہ یہ ایک سنگین معاملہ ہے حتیٰ کہ اہل علم کہتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تو نے ایسا کیا تو تم کو طلاق، پھر اگر اس کی بیوی نے ویسے کیا تو اسے طلاق ہوجائے گی، لہذا عقلمند کو چاہیے کہ وہ ان امور میں عجلت سے کام نہ لیا کرے بلکہ صبر کرے اور غور فکر کرے۔ اگر وہ اپنی بیوی کو اس عمل سے باز رکھنا چاہتا ہے تو اس کو "اگر تم نے ایسا کام کیا تو تم کو طلاق "کہنے کی بجائے: کوئی دوسرا ذریعہ اختیار کرے۔ واللہ المستعان) (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 478

محدث فتویٰ